نقشِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتنا بڑا ظلم ہے غریب اسلام پہ جو غیروں سے نہیں، نام نہاد پیروؤں کے ہاتھوں اس پر ہو رہا ہے۔ جو لوگ "اسلامی سوشلزم" اور "اسلامی کیپٹل ازم" کے نعرے لگا رہے ہیں۔ وہ اسلام کو ہرگز ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچا رہے۔ یہ محض ان لوگوں کی ذہنی غلامی، احساس کمتری، فکری بے مائگی اور اسلام سے بے خبری کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام کی جامعیت اور ہمہ گیری، اس کی صداقت اور عدالت ثابت کرنے کے لئے اس پر اشتمالیت اور اشتراکیت یعنی بالشویسٹ ازم یا استحصالی سرمایہ داری یعنی بورژوائی کیپٹل ازم کا ٹھپہ لگا رہے ہیں۔ یہ اسلام کی خیر خواہی نہیں۔ تحقیر ہے۔ ایک "خدائی دین" جو نہ صرف معاشی بلکہ مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی ہر لحاظ سے کامل و مکمل "عادلانہ نظام" ہے۔ اس کا رشتہ نہ تو ایک جاہلی نظام سے جوڑا جا سکتا ہے۔ جس کی بنیاد غریبوں کی خون کی کمائی کے جبری استحصال پر ہو۔ اس کی ساری رونق سود خواری، ساہوکاری، ذخیرہ اندوزی اور ظلم و استبداد سے ہو اور نہ تو اسلام کی کڑیاں اس نام نہاد سوشلزم سے ملائی جا سکتی ہیں۔ جو محض اس "جاہلی نظام" کا طبعی ردعمل انسانی ذہنوں کی پیداوار، اور معاشی بد اعتدالیوں کا غیر فطری ظہور ہے۔ جو سلطنت اور سٹیٹ کو رب العالمین کا درجہ دیتی ہے۔ اور جو زندگی کے میدان میں ہرگز قابلِ عمل نہیں۔ اسلام کی حقیقت سے بے خبر دوستو! کبھی اس سرخ دیوار کے اندر جھانک کر بھی تم نے اس غیر فطری نظام (کمیونزم) کو دیکھا ہے۔؟ سرمایہ داری کے علمبردار یورپ کے دیس میں انسانی اقدار کا جو خون ہو رہا ہے۔ کیا تم اس سے بے خبر ہو؟ کیپٹل ازم کا یہ دیس تو آج موت اور خودکشی کے چوراہے پر کھڑا ہے۔ انسانیت وہاں سسک رہی ہے۔ کیا ہمدردی اور اخوت، اخلاقی اور نسلی رشتے وہاں موجود ہیں؟ ان کے معاشی نظام نے انہیں چین و سکون کی دولت بخشی ہے؟ ـــــ کیا ساری دنیا اس کی معاشی دستبرد سے نالاں نہیں؟ ان سفید فام "درندوں" اور انسان نما "چوپایوں" کی بستی میں انسانیت اور انسانی عظمت و تقدیس کس بری طرح ذلیل و خوار ہو رہی ہے؟ پھر اسلام پر بھی تو ایک نگاہ ڈالو قرآن و حدیث کے جھروکوں میں ذرا جھانک کر تو دیکھو۔ تمہیں توازن و اعتدال، عدل و انصاف، پاسداری حقوق، سکون و اطمینان کی ایک جنت نظیر زندگی نظر آئے گی۔ جو